

تاریخ: ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ

سلسلہ: درس رمضان

اشاعت نمبر: ۱۰۲

قرآن اور رمضان

اللہ رب العزت سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۸۳-۱۸۵ میں ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۳﴾ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۗ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ ۗ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۗ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۗ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۗ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۸۵﴾

اے ایمان والو! تم پر گنتی کے چند دنوں کے روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے انگوں پر فرض کیے گئے، تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ۔ تم میں جو بیمار یا مسافر ہو (اور روزہ نہ رکھ سکے تو) وہ دوسرے دنوں سے مقررہ عدد پورا کرے، اور جو روزے کی طاقت نہ رکھے وہ فدیے کے طور پر ایک مسکین کو کھانا کھلائے، جو مزید دے اس کے لیے زیادہ بہتر ہے، اور اگر تم جانو تو تمہارے لیے روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے، جو ہدایت اور حق و باطل کے درمیان فرق کے واضح دلائل پر مشتمل ہے، تم میں سے جو بھی اس مہینے کو پائے روزہ رکھے، اور جو بیمار یا مسافر ہو (اور روزہ نہ رکھ سکے تو) وہ دوسرے دنوں سے مقررہ عدد پورا کرے، اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، دشواری نہیں چاہتا، اور یہ اس لیے ہے تاکہ تم مقررہ عدد پورا کرو اور اللہ کی کبریائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تم اللہ کا شکر ادا کرو۔

روزہ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے، روزہ ہجرت کے دوسرے سال ماہ شعبان میں فرض ہوا، جو روزے کا انکار کرے یا اس کی فرضیت میں شک کرے وہ کافر ہے، اور جو فرض جانتے ہوئے بلا عذر شرعی ترک کرے یا قضا کرے وہ سخت گناہ گار اور فاسق معلن ہے، مذکورہ بالا آیات میں اللہ رب العزت نے روزوں فرضیت کا ذکر کیا، اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۳﴾ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۗ

اے ایمان والو! تم پر روزے گنتی کے چند دنوں کے فرض کیے گئے، جیسے اگلی امتوں پر فرض کیے گئے، تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ۔

ان آیات میں بڑے دل نشیں انداز میں روزے کی فرضیت کا ذکر کیا گیا، اور سات مختلف جہتوں سے روزے کی ترغیب دلائی گئی، جنہیں ہم نمبر وار پیش کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

۱- قرآن کریم نے روزے کی فرضیت بیان کرنے کے لیے بندوں کو مخاطب کیا تو فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا۔ یعنی اے ایمان والو! بندوں کو ان کی صفت ایمان کے ساتھ پکارا، تاکہ ان میں یہ شعور بیدار ہو کہ ایمان محض زبانی دعوے کا نام نہیں ہے، بلکہ ایمان دل کے اس پختہ ارادے کا نام ہے جس کی تصدیق عمل سے ہوتی ہے، لہذا مومن کامل بننے کے لیے ضروری ہے کہ ایمان کے بنیادی اور ضروری تقاضوں کو پورا کیا جائے، تو ایمان کا تیسرا اہم تقاضا یہ ہے کہ روزہ رکھ کر اللہ کی بندگی کی جائے، اور اس کی رضا و خوشنودی حاصل کی جائے۔

۲- اہل ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ۔ یعنی تم پر روزے فرض کر دیے گئے، بڑے واضح طور پر روزوں کی فرضیت کا اعلان کیا، تاکہ کسی انکار یا تردد کی گنجائش نہ رہے، اور فرض کی ادائیگی میں کسی قسم کی سستی یا کاہلی دیکھنے میں نہ آئے، اسی لیے ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر ضروری ہے کہ پورے ماہ رمضان کے روزے رکھے، اور اللہ کی رضا کے لیے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک بہ نیت عبادت کھانے پینے اور خواہش نفس سے باز رہے۔

۳- بظاہر روزہ بڑا دشوار گزار معلوم ہوتا ہے، کیوں کہ کسی بھی کھاتے پیتے انسان کے لیے دیر تک بھوکا رہنا مشکل ہے، تو پروردگار عالم نے روزے کو آسان بنانے کے لیے فرمایا: كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔ یعنی روزہ صرف تم پر فرض نہیں ہوا، بلکہ تم سے اگلی امتوں پر بھی فرض ہوا، لہذا جب اگلی امتوں نے رکھا تو تم بھی رکھ سکتے ہو، بلکہ تمہارا زیادہ حق بنتا ہے کہ تم روزہ رکھو، کیوں تم بہترین امت ہو، اور بہترین امت وہ ہے جو عمل میں دوسروں سے فائق اور ممتاز ہوتی ہے، لہذا مکمل اخلاص کے ساتھ روزوں کا اہتمام کرو۔

۴- روزے کے باب میں سابقہ امتوں کا ذکر کیا، جس سے تحریک عمل پیدا ہوتی ہے، اس کے بعد مزید ترغیب کے لیے روزے کے مقاصد اور فوائد بیان کیے، اور فرمایا: لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ روزہ تمہیں گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے، روزہ بندوں کو متقی اور پرہیزگار بناتا ہے، اور پرہیزگار بندے اللہ کو محبوب ہیں، لہذا روزہ رکھو، اور اللہ کی محبوبیت کا مقام حاصل کرو۔

۵- اللہ رب العزت کی بارگاہ میں مقبولیت ایک ایسی عظیم نعمت ہے کہ دنیا کی کوئی نعمت اس کے ہم پلہ نہیں ہو سکتی، اگر اس نعمت عظمیٰ کو حاصل کرنے کے لیے پوری زندگی روزہ رکھنا پڑے تب بھی کم ہے، لیکن اس کی مہربانی کا عالم یہ ہے کہ اس نے پورے سال کے روزے فرض نہیں کیے، بلکہ فرمایا: أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ۔ چند دنوں کے روزے فرض ہیں، چند دنوں کے روزوں کا اہتمام کر لو تو اللہ کے عظیم فرض کے پابند اور اس کی رضا کے حق دار بن جاؤ گے۔

۶- اس کا کرم بالائے کرم یہ ہے کہ اس نے چند دنوں کے روزوں کے لیے اسی مہینے کا انتخاب کیا جسے نزول قرآن کے لیے منتخب فرمایا، تاکہ بندے اس مہینے کی عظمتوں کے پیش نظر اس کی قدر کریں، اور اس ماہ مبارک کو عبادتوں میں گزاریں، رات میں تراویح اور تلاوت

قرآن کا اہتمام کریں، دن میں نماز اور روزوں کا اہتمام کریں، فرمایا:

شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَ الْفُرْقَانِ ۗ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے، جو ہدایت اور حق و باطل کے درمیان فرق کے واضح دلائل پر مشتمل ہے، تم میں سے جو بھی اس مہینے کو پائے روزہ رکھے۔

اس پوری گفتگو کا خلاصہ یہ ہوا کہ روزہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے، اللہ کا مقدس فریضہ ہے، سابقہ امتوں کا طریقہ ہے، تقویٰ اور پرہیزگاری کا ذریعہ ہے، اور اس پر مہربانی یہ کہ یہ صرف تیس دنوں کا مشغلہ ہے، اور اس کے لیے جو مہینہ مقرر ہے وہ رمضان کا مہینہ ہے، لہذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ روزہ رکھے، اور ماہ صیام کی برکتوں سے مالا مال ہو۔

بسا اوقات انسان روزے کی پوزیشن میں نہیں رہتا، بیماری لاحق ہوتی ہے، سفر درپیش ہوتا ہے، یا اس قدر بڑھا پا غالب آجاتا ہے کہ نہ فی الحال روزے کی ہمت ہوتی ہے، نہ آئندہ بہتری کی امید ہوتی ہے تو قرآن کریم نے ایسے بیماروں، مسافروں اور معذوروں کو رخصت دی، اور فرمایا:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ ۗ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۗ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۷﴾

تم میں جو بیمار یا مسافر ہو (اور روزہ نہ رکھ سکے تو) وہ دوسرے دنوں سے مقررہ عدد پورا کرے، اور جو روزے کی طاقت نہ رکھے وہ بطور فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے، جو مزید دے اس کے لیے زیادہ بہتر ہے، اور اگر تم جانو تو تمہارے لیے روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

قرآن کریم نے مجموعی طور پر روزے کے پانچ احکام بیان کیے۔

۱۔ ہر صحت مند، مقیم، مسلمان مرد و عورت پر پورے رمضان کے روزے فرض ہیں۔

۲۔ مسافر کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ سفر میں روزہ نہ رکھے، بعد میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کر لے، وہ چاہے تو سفر میں بھی رکھ سکتا ہے، سفر کا روزہ بھی فرض مانا جائے گا۔

۳۔ کوئی بیمار ہو، اور بیماری کے باعث روزہ نہ رکھ سکتا ہو، یا روزہ رکھنے کی صورت میں مزید بیمار ہو جانے یا دیر میں اچھا ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو ایسے مریض کو اجازت ہے کہ ایام مرض میں روزہ نہ رکھے، صحت بحال ہونے کے بعد باقی روزوں کی قضا کرے۔

۴۔ کسی پر اس قدر بڑھا پا غالب آجائے کہ اب روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے، یا کوئی ایسا اعلان مریض ہو جسے روزے پر قدرت نہ ہو اور اس کی صحت کے ظاہری امکانات بھی مفقود ہوں تو ایسے معذوروں کے لیے حکم ہے کہ بطور فدیہ ایک روزے کے عوض ایک مسکین کو دو

وقت کا کھانا کھلائے، یعنی ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار رقم صدقہ کرے، اور اگر کوئی زیادہ دینا چاہے تب بھی کوئی حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے، فرمایا:

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ۔

جو مزید دے اس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

۵۔ مسافر سفر میں روزہ رکھ سکتا ہو، مریض مشقت کے ساتھ ہمت کر سکتا ہو، معذور قوت جٹا کر اللہ کا فرض ادا کر سکتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ روزہ رکھ لے، فرمایا:

وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔

اور اگر تم جانو تو تمہارے لیے روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

ان تمام فضائل و مسائل کو کمال وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کے بعد رب کائنات نے اپنی نعمتوں کی یاد دہانی کرائی، اور فرمایا:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۖ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۚ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۹﴾۔

اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، دشواری نہیں چاہتا، اور یہ اس لیے ہے تاکہ تم مقررہ عدد پورا کرو اور اللہ کی کبریائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تم اللہ کا شکر ادا کرو۔

روزے کے احکام پر نظر کریں، بطور خاص بیمار، مسافر اور معذور کے لیے رخصت کی صورتوں پر غور کریں تو بجا طور پر ہمارے دل اس حقیقت کا اعتراف کریں گے کہ اللہ رب العزت ہر معاملے میں ہمارے ساتھی نرمی اور آسانی چاہتا ہے، کسی بھی معاملے میں سختی یا دشواری نہیں چاہتا، لہذا بندوں پر ضروری ہے کہ روزوں کی مدت پوری کریں، رخصت پر عمل کیا ہے تو بعد میں ضرور قضا کریں، اور اپنے پروردگار کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں دین حق کی ہدایت دی، روزوں کی توفیق بخشی، قرآن اور رمضان کی برکتوں سے مالا مال فرمایا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وأصحابہ أجمعین، برحمتک یا أرحم الراحمین۔

قرآنی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے لیے

مولانا محمد حبیب اللہ بیگ ازہری کے مقالات و مضامین کا مطالعہ کریں

اور ادارہ انوار القرآن کا تعاون کرتے رہیں۔